بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام اور مسیحیت

بین المذاہب ہم آہنگی

لیفٹیننٹ کرنل (ر) پرمناس بی مل

ایم بی اے (ایگزیکٹیو)، بی ایس سی، ایل ایل بی

مُصنف

لیفٹیننٹ کرنل پرمناس بی مل ۳۰ جنوری ۱۹۶۲ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ سی ٹی آئی ہائی سکول سے میٹرک کیا اور اوّل پوزیشن حاصِل کی۔ مرے کالج سے بی ایس سی کرنے کے بعد پاکستان آرمی میں پہلا نشانِ حیدر حاصِل کرنے والے کیپٹن سرور شہید کی یونٹ ۲ پنجاب (حیدری اوّل) میں کمیشن حاصِل کیا۔ ڈی بی ایس میں چیف انسٹرکٹر اور کمانڈنٹ کے عُہدے پر فائز رہے۔ ۱۸ پنجاب (دی ڈیزرٹ ہاکس) اور ۶۰ پنجاب (الشُوجہ) کی کمانڈ کی۔ سیاچین اور شمالی وزیرستان میں عسکری خِدمات انجام دیں۔ ہیگائی انسٹی ٹیوٹ ہوائی امریکہ سے ایڈوانس کرسچن لیڈر شِپ ٹریننگ کی۔ پریسٹن یونیورسٹی سے ایگزیکٹو ایم بی اے کیا۔ جولائی ۲۰۱۳ء کو فوج سے ریٹائر ہوئے۔ اسلام میڈیکل اور ڈینٹل کالج سیالکوٹ میں ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے خدمات انجام دے چکے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اسلام اور مسیحیت

بین المذاہب ہم آہنگی

لیفٹیننٹ کرنل (ر) پرمناس بی مل
ایم بی اے (ایگزیکٹو)، بی ایس سی، ایل ایل بی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : اسلام اور مسیحیت

مصنف : پرمناس بی مل

E-mail:mall_62@hotmail.com

(0300-4349372)

کمپوزنگ : تصور کمپوزنگ سنٹر

(0300-8829490)

تعداد : ایک ہزار

دِیباچہ

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض لوگ اپنے اور دوسروں کے چال چلن میں بہتری لانے کی بجائے دوسرے فِرقوں اور مذاہب پر نکتہ چینی کرنے میں ہی اپنی ساری زندگی گذار دیتے ہیں۔ اِس طرح وہ وقتی طور پر سستی شہرت تو حاصِل کر لیتے ہیں لیکن اُس سے معاشرے میں بہتری کی بجائے ابتری پیدا ہو جاتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے کردار پر غور کریں کہ مُسلمان ہونے کی صُورت میں میرا کردار قُرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہے یا مسیحی ہونے کی صورت میں میرا کردار بائبل کی تعلیم کے مطابق ہے۔

اِسلام اور مسیحیت دونوں میں توبہ کرنے کا حُکم دیا گیا ہے۔ اِس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم سچے دِل سے توبہ کریں اور ہر طرح کی بدی کو اپنی زندگی سے دُور کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی پاکیزگی اور پرہیزگاری کی زندگی کی طرف راغب کرنے کی کوشش میں رہیں تاکہ ایک بہتر معاشرہ وجود میں آ سکے۔ جس طرح ہم ظاہری مذہبی فرائض بڑی باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں اُسی طرح ہمیں چاہیئے کہ اپنی باطِنی گُناہ آلودہ زندگی کو بھی بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

خُدا کے بارے میں قُرآن مجید اور بائبل میں خُدائے واحد۔ وہ ایک ہی ہے۔ تُو

ہی اکیلا خُدا ہے۔ واحِد خُدا۔ اُس کے سِوا کوئی خُدا نہیں۔ کوئی دُوسرا خُدا نہیں۔ تُم میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ ہم قُرآن مجید اور بائبل کی تعلیم کے مطابق واحِد خُدا پر یقین رکھیں اور خُدا کی ذات کے متعلق ہر طرح کے غیر ضروری اور پیچیدہ فلسفوں سے پرہیز کریں۔

چند آیات قُرآن مجید اور بائبل میں سے اِس لئے لکھی گئی ہیں تاکہ ہم اسلام اور مسیحیت کو جاننے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اُس دِن کے لئے تیار کر سکیں جِس میں ہم سب نے اپنے اپنے اعمال کا حِساب دینا ہے۔

مُجھے اُمید ہے کہ یہ کِتاب اِسلام اور مسیحیت کے متعلق ہر قِسم کی منفی سوچ کو ختم کرنے اور مُثبت سوچ کو پیدا کرنے میں ضرور مددگار ثابت ہو گی۔ خُدا ہم سب کو پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے اور دوسروں کو بھی پاکیزگی اور پرہیزگاری کی طرف راغب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

پرمناس بی مل

فہرست

خُدائِ واحد	۱۱
واحِد	
ایک ہی	
اکیلا	۱۲
اُس کے سِوا	۱۳
دُوسرا نہیں	۱۴
شریک	
مسیح کا خُدا	۱۵
زبردست	
اعمال کا تولنے والا	
خالِق	۱۶
ابدی	
مُشابہ	
قادر	۱۷
زمین اور آسمان	
سب سے بڑا	

تخت
پاک ۱۸
حکیم
مددگار
رحیم ۱۹
جاننے والا
بھروسہ
دوست ۲۰
پستی اور سرفرازی
مسیح
بچپن ۲۱
فرمانبردار ۲۲
پاکیزہ
رُوح القدس
نُور ۲۳
پڑھنا
مُعجزے
واضح نشانیاں ۲۴
اُٹھایا جانا ۲۵
اعلیٰ مقام
توبہ ۲۶

زنا	۲۷
ابلیس	
خواہشات	۲۸
دُنیا	
سُود	۲۹
عیب جوئی	
حرام کاری	۳۰
ریاکاری	
شراب	
غرُور	۳۱
خاکساری	
ترازو	۳۲
مُعاف کرنا	
باتیں	۳۳
والدین	
نیکی	
انصاف	۳۴
عبادت	
شکرگزاری	
پاکیزگی	
تاریکی سے نُور	۳۵

پرہیزگاری	
محتاج	۳۶
لباس	۳۷
سنجیدگی	
خُداوند کا خوف	
درگذر	۳۸
پڑوسی	
نیکوکار	
دُعا	۳۹
آگاہ	
واپس	۴۰
جمع	
حساب	۴۱
عمل	
کام	۴۲
بوجھ	
ہرقوم	
قیامت	۴۳

خُدائ واحِد

اسلام :۔ اور لوگو تُمہارا معبود خُدائے واحِد ہے۔ اُس بڑے مہربان اور رحم والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (سُورۂ بقرہ۔۱۶۳)

پھر جب اُنہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ ہم خُدائے واحِد پر ایمان لائے۔ (سُورۂ مومن۔۸۴)

مسیحیت :۔ تُم جو ایک دُوسرے سے عِزّت چاہتے ہو اور وہ عزّت جو خُدائے واحِد کی طرف سے ہوتی ہے نہیں چاہتے کیونکر ایمان لا سکتے ہو؟ (یوحنا ۵: ۴۴)

ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجُھ خُدائے واحِد اور برحق کو اور یسُوع مسیح کو جِسے تُو نے بھیجا ہے جانیں۔ (یُوحنا ۱۷: ۳)

واحِد

اسلام :۔ اور یہ نہ کہو کہ (خُدا) تین ہیں اِس اعتقاد سے باز آؤ کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ خُدا ہی معبود واحِد ہے۔ (سُورۂ نساء۔۱۷۱)

مسیحیت :۔ تُو ہی واحِد خُدا ہے۔ (زبور ۸۶: ۱۰)

اب ازلی بادشاہ یعنی غیر فانی نادیدہ واحِد خُدا کی عِزّت اور تمجید ابدالآباد ہوتی رہے۔ آمین۔ (۱۔ تیمتھیس ۱: ۱۷)

ایک ہی

اسلام :۔ اور تمہارا خُدا ایک ہی خُدا ہے۔ اُس نہایت مہرباں، رحم کرنے والے کے سِوا کوئی خُدا نہیں۔ (سُورۂ بقرہ۔۱۶۳)

کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔(سُورۂ صافات۔۴)

تُمہارا خُدا صِرف ایک ہی خُدا ہے۔پس جو اپنے رب سے ملنے کی اُمید رکھتا ہے وہ دُرست عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔(سُورۂ کہف۔۱۱۰)

مسیحیت:۔ ایک فقیہ نے مسیح سے پوچھا کہ سَب حُکموں میں اوّل کون سا ہے؟ یسوؔع نے جواب دیا کہ اوّل یہ ہے۔اَے اسرائیل سُن۔خُداوند ہمارا خُدا ایک ہی خُداوند ہے اور تو خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔اِن سے بڑا اور کوئی حُکم نہیں۔فقِیہ نے اُس سے کہا اے اُستاد بہت خوب! تُو نے سچ کہا کہ وہ ایک ہی ہے اور اُس کے سِوا اور کوئی نہیں۔(مرقس۱۲:۲۸۔۳۲)

ایک ہی خُدا ہے۔(رومیوں۳:۳۰)

ہمارے نزدیک تو ایک ہی خُدا ہے۔(۱۔کرنتھیوں ۸:۶)

اکیلا

اسلام :۔ تُمہارا معبود تو اکیلا خُدا ہے۔(سُورۂ نحل۔۲۲)

آج کِس کی بادشاہت ہے؟ خُدا کی جو اکیلا (اور) غالب ہے۔

(سورۂ مومن۔۱۶)

مسیحیت:۔ میں ہی اکیلا آسمان کو تاننے اور زمین کو بچھانے والا ہوں کون میرا شریک ہے؟(یسعیاہ۴۴:۲۴)

تُو ہی اکیلا خُداوند ہے۔ تُو نے آسمان اور آسمانوں کے آسمان کو اور اُن کے سارے لشکر کو اور زمین کو اور جو کچھ اُس پر ہے اور سمندروں کو اور جو کچھ اُن میں ہے بنایا۔ (نحمیاہ ۹:۶)

اُس کے سِوا

اسلام :۔ اُس کے سِوا کوئی معبود نہیں۔ (سُورۃ مومن۔۳)

وہ لوگ (بھی) کافر ہیں جو اِس بات کے قائل ہیں کہ خُدا تین میں کا تیسرا ہے حالانکہ اُس معبود یکتا کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(سُورۃ مائدہ۔۷۳)

اور اُس وقت کو بھی یاد رکھو جب خُدا فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابنِ مریم کیا تُم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خُدا کے سِوا مُجھے اور میری والدہ کو بھی معبود مقرر کرو؟ (سُورۃ مائدہ۔۱۱۶)

خُدا تو اِس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اُس کے سِوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی (گواہی دیتے ہیں کہ) اُس غالب حِکمت والے کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(سُورۃ آل عمران۔۱۸)

مسیحیت :۔ وہ ایک ہی ہے اور اُس کے سِوا اور کوئی نہیں۔ (مرقس ۱۲:۳۲)

سِوا ایک کے اور کوئی خُدا نہیں۔ (۱۔کرنتھیوں ۸:۴)

میں ہی خُداوند ہُوں اور کوئی نہیں۔ میرے سِوا کوئی خُدا نہیں۔

(یسعیاہ ۴۵:۵)

ربُّ الافواج یوُں فرماتا ہے کہ مَیں ہی اوّل اور مَیں ہی آخر ہوں اور میرے سِوا کوئی خُدا نہیں۔(یسعیاہ ۴۴: ۶)

دُوسرا نہیں

اسلام :۔ اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خُدا کو نہ پُکار۔ اُس کے سِوا کوئی خُدا نہیں۔ اُس کی ذات کے سِوا ہر شے ہلاک ہونے والی ہے۔ حُکم اُسی کا چلتا ہے اور اُسی کی طرف تُم لوٹائے جاؤ گے۔(سُورۂ قصص۔۸۸)

مسیحیت :۔ مشرق سے مغرب تک لوگ جان لیں کہ میرے سِوا کوئی نہیں۔ مَیں ہی خُداوند ہوں۔ میرے سِوا کوئی دُوسرا نہیں۔ مَیں ہی روشنی کا مُوجد اور تاریکی کا خالق ہوں۔ مَیں سلامتی کا بانی اور بلا کو پَیدا کرنے والا ہُوں۔ مَیں ہی خُداوند یہ سب کچھ کرنے والا ہوں۔(یسعیاہ ۴۵: ۶۔۷)

شریک

اسلام :۔ اور خُدا ہی کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ۔ (سُورۂ نساء۔۳۶)

کہہ دو کہ صرف وہی ایک معبُود ہے اور جن کو تُم لوگ شریک بناتے ہو اُن سے بیزار ہوں۔(سُورۂ انعام۔۱۹)

مسیحیت :۔ تُم میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا (خُروج ۲۰: ۲۳)

مَیں ہی اکیلا آسمان کو تاننے اور زمین کو بچھانے والا ہُوں کون میرا شریک ہے؟ (یسعیاہ ۴۴: ۲۴)

مسیح کا خُدا

اسلام :۔ (مسیح نے کہا) اور بے شک اللہ میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ سو اُس کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔(سُورۂ مریم۔۳٦)

مسیحیت:۔ یسوع نے مریم مگدلینی سے کہا کہ میرے بھائیوں کے پاس جا کر اُن سے کہہ کہ مَیں اپنے خُدا اور تمہارے خُدا کے پاس اُوپر جاتا ہوں۔ (یُوحنا۲۰: ۱۷۔۱۸)

ہمارے خُداوند یُسوع مسیح کے خُدا کی حمد ہو۔(ا۔پطرس ا:۳)

ہمارے خُداوند یُسوع کے خُدا کی حمد ہو۔(افسیوں ا:۳)

ہمارے خُداوند یُسوع مسیح کے خُدا کی حمد ہو جو ہر طرح کی تسلی کا خُدا ہے۔(ا۔کرنتھیوں ا:۳)

زبردست

اسلام :۔ خُدا ہی رزق دینے والا، زورآور اور مضبوط ہے۔(سُورۂ ذاریات۔۵۷)

مسیحیت:۔ اَے خُداوند لشکروں کے خُدا! اے یاہ! تجھ سا زبردست کون ہے؟ (زبور۸۹:۸)

اعمال کا تولنے والا

اسلام :۔ اور لوگوں کے خُدا کے ہاں درجے ہیں اور خُدا اُن کے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔(سُورۂ آلِ عمران۔۱٦۳)

مسیحیت:۔ کیونکہ خُداوند خُدا ہی علیم ہے اور اعمال کو تولنے والا۔(ا۔سموئیل۲:۳)

خالق

اسلام :۔ خُدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگران ہے۔
(سُورۃ زمر۔۶۲)

مسیحیت:۔ اَے ہمارے خُداوند اور خُدا تُو ہی تمجید اور عزّت اور قُدرت کے لائق ہے کیونکہ تُو ہی نے سب چیزیں پَیدا کیں اور وہ تیری ہی مرضی سے تھیں اور پیدا ہوئیں۔(مکاشفہ ۴:۱۱)

ابدی

اسلام :۔ خُدا (جو معبود برحق ہے) اُس کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہمیشہ زندہ رہنے والا۔(سُورۃ آل عمران۔۲)

مسیحیت:۔ بیرسؔبع میں ابرہاؔم نے خُداوند سے جو ابدی خُدا ہے دُعا کی۔
(پیدائش ۲۱:۳۳)

مُشابہ

اسلام :۔ اور کوئی اُس کا ہمسر نہیں۔(سُورۃ اخلاص۔۴)

مسیحیت:۔ پس تُم خُدا کو کِس سے تشبیہ دو گے؟ اور کون سی چیز اُس سے مُشابہ ٹھہراؤ گے؟ (یسعیاہ ۴۰:۱۸)

تُم مُجھے کِس سے تشبیہ دو گے اور مُجھے کِس کے برابر ٹھہراؤ گے اور مُجھے کِس کی مانند کہو گے تاکہ ہم مُشابہ ہوں؟ (یسعیاہ ۴۶:۵)

قادر

اسلام :۔ ہرطرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بے شک تُو ہر چیز پر قادر ہے۔ (سُورۂ آل عمران۔۲۶)

بے شک خُدا ہر چیز پر قادر ہے۔(سُورۂ تحریم۔۸)

مسیحیت:۔ مَیں خُدا یِ قادِر ہوں۔(پیدائش ۱:۱۷)

خُداوند جو قوّی اور قادر ہے۔(زبُور ۸:۲۴)

زمین اور آسمان

اسلام :۔ اور جو کُچھ آسمانوں میں ہے اور جو کُچھ زمین میں ہے۔سب خُدا ہی کا ہے۔(سُورۂ آل عمران۔۱۲۹)

مسیحیت:۔ کیونکہ ساری زمین میری ہے۔(خروج ۵:۱۹)

کِس نے مجُھے پہلے کچھ دِیا ہے کہ مَیں اُسے ادا کروں؟ جو کچھ سارے آسمان کے نیچے ہے وہ میرا ہے۔(ایوب ۱۱:۴۱)

سب سے بڑا

اسلام :۔ حُکم تو خُدا ہی کا ہے۔جو سب سے اُوپر اور سب سے بڑا ہے۔ (سُورۂ مومن۔۱۲)

مسیحیت:۔ مسیح نے کہا میرا باپ سب سے بڑا ہے۔(یوحنا ۲۹:۱۰)

خُداوند سب معبودوں سے بڑا ہے۔ (خروج ۱۱:۱۸)

تخت

اسلام :۔ پھر بھی اگر وہ مُنہ موڑ لیتے ہیں تو کہہ دے ’’مجھے اللہ کافی ہے جس کے

سِوا کوئی خُدا نہیں مَیں اُس پر بھروسہ کرتا ہوں کہ وہی بڑے تخت کا مالک ہے۔(سُورۃ توبہ۔۱۲۹)

مسیحیت:۔ خُدا قوموں پر سلطنت کرتا ہے۔خُدا اپنے مُقدّس تخت پر بیٹھا ہے۔ (زبور ۴۷:۸)

اَے خُدا! تیرا تخت ابدالآباد ہے۔(زبُور ۴۵:۶)

پاک

اسلام :۔ وہ خُدا پاک ہے۔(سُورۃ یٰسین ۔۳۶)

مسیحیت:۔ پاک ہو۔اس لئے کہ میں (خُدا) پاک ہُوں۔(۱۔پطرس ۱:۱۶)

حکیم

اسلام :۔ خُدا غالب اور حکمت والا ہے۔ (سُورۃ ابراہیم۔۴)

مسیحیت:۔ اُسی واحدِ حکیم خُدا کی یسُوع مسیح کے وسیلہ سے ابدتک تمجید ہوتی رہے۔ آمین! (رومیوں ۱۶:۲۷)

مددگار

اسلام :۔ یہ تمہارے مددگار نہیں ہیں بلکہ خُدا تمہارا مددگار ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے۔(سُورۃ آل عمران۔۱۵۰)

مسیحیت:۔ خُداوند میرا مددگار ہے۔مَیں خوف نہ کروں گا۔ اِنسان میرا کیا کرے گا؟ (عبرانیوں ۱۳:۶)

رحیم

اسلام :۔ سب طرح کی تعریف خُدا ہی کو ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا۔(سُورۂ فاتحہ۔۱،۲)

بے شک میرا پروردِگار رحم والا اور محبت والا ہے۔(سُورۂ ہود۔۹۰)

مسیحیت:۔ لیکن وہ رحیم ہو کر بدکاری مُعاف کرتا ہے اور ہلاک نہیں کرتا بلکہ بارہا اپنے قہر کو روک لیتا ہے۔(زبُور۷۸:۳۸)

یا تو اُس کی مہربانی اور تحمل اور صبر کی دَولت کو ناچیز جانتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ خُدا کی مہربانی تُجھ کو توبہ کی طرف مائل کرتی ہے؟(رومیوں۲:۴)

جاننے والا

اسلام :۔ بے شک خُدا آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تُم کرتے ہو اُسے دیکھتا ہے۔(سُورۂ حجرات۔۱۸)

اور وہ (خُدا) سب کُچھ جانتا اور حکمت والا ہے۔(سُورۂ نساء۔۱۷)

مسیحیت:۔ خُدا دِلوں کے بھید جانتا ہے۔(زبُور۴۴:۲۱)

کیونکہ میری آنکھیں اُن کی سب روِشوں پر لگی ہیں۔ وہ مُجھ سے پوشیدہ نہیں ہیں اور اُن کی بدکرداری میری آنکھوں سے چھپی نہیں۔

(یرمیاہ۱۶:۱۷)

بھروسہ

اسلام :۔ اگر خُدا تمہارا مددگار ہے تو تُم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے کہ تمہاری مدد کرے اور مومنوں کو چاہیے کہ خُدا

ہی پر بھروسہ رکھیں۔(سُورۂ آل عمران۔۱۶۰)

مسیحیت:۔ خُدا میری چٹان ہے۔مَیں اُسی پر بھروسہ رکھّوں گا۔

(۲۔سموئیل۲۲:۳)

اے خُداوند ہمارے خُدا تو ہماری مدد کر کیونکہ ہم تجُھ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔(۲۔تواریخ۱۴:۱۱)

دوست

اسلام :۔ وہی تمہارا دوست ہے اور خوب دوست اور خوب مددگار ہے۔

(سُورۂ حج۔۷۸)

مسیحیت:۔ اور جیسے کوئی شخص اپنے دوست سے بات کرتا ہے ویسے ہی خُداوند رُوبرو ہوکر موسیٰ سے باتیں کرتا تھا۔(خُروج۳۳:۱۱)

پستی اور سرفرازی

اسلام :۔ کہو کہ اے خُدا بادشاہی کے مالک توجِس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جِس کو چاہے عِزّت دے اور جِسے چاہے ذلیل کرے۔(سُورۂ آل عمران۔۲۶)

مسیحیت:۔ خُداوندِ مسکین کر دیتا اور دَولت مند بناتا ہے وہی پست کرتا اور سرفراز بھی کرتا ہے۔(۱۔سموئیل۲:۷)

مسیح

اسلام :۔ اور جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا کہ مریم! خُدا نے تُم کو برگزیدہ کیا

ہےاور پاک بنایا ہےاور جہاں کی عورتوں میں منتخب کیا ہے۔

(سُورۂ آل عمران ۔۴۲)

انہوں نے کہا کہ میں تو تمہارے پروردِگار کا بھیجا ہوا (یعنی فرشتہ) ہوں اوراس لئے آیا ہوں کہ تمہیں پاکیزہ لڑکا بخشوں ۔(سُورۂ مریم ۔۱۹)

مسیحیت:۔ مریم نے فرشتہ سے کہا یہ کیونکر ہوگا جبکہ مَیں مرد کو نہیں جانتی ؟ اور فرشتہ نے جواب میں اُس سے کہا کہ رُوح القدس تُجھ پر نازِل ہوگا اور خُدا تعالیٰ کی قدرت تُجھ پر سایہ ڈالے گی اور اِس سبب سے وہ مولودِ مقدس خُدا کا بیٹا کہلائے گا۔(لُوقا ۱:۳۴۔۳۵)

بچپن

اسلام :۔ اورہم نے اُن کولڑکپن ہی میں دانائی عطا فرمائی تھی ۔(سُورۂ مریم ۔۱۲)

اور(مسیح) لوگوں سے بچپن میں بھی کلام کرے گا اور پختہ عمر میں بھی اور نیکوکاروں میں سے ہوگا۔(سُورۂ آل عمران ۔۴۶)

مسیحیت:۔ مسیح کے ماں باپ نے اُس کو(جب اُس کی عمر بارہ برس تھی) ہیکل میں اُستادوں کے بیچ میں بیٹھے، اُن کی سُنتے اور اُن سے سوال کرتے ہوئے پایا اور جتنے اُس کی سُن رہے تھے اُس کی سمجھ اور اُس کے جوابوں سے دنگ تھے۔(لوقا۲:۴۶۔۴۷)

اور یُسوع حکمت اور قدوقامت میں اور خُدا کی اور انسان کی مقبولیّت میں ترقی کرتا گیا۔(لُوقا۲:۵۲)

فرمانبردار

اسلام :۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے اور سرکش اور نافرمان نہیں تھے۔(سُورۂ مریم۔۱۴)

مسیحیت:۔ مسیح اپنے ماں اور باپ کے ساتھ روانہ ہوکر ناصرۃ میں آیا اور اُن کے تابع رہا۔(لُوقا۲:۵۱)

پاکیزہ

اسلام :۔ اور اپنے پاس سے شفقت اور پاکیزگی (دی تھی) اور وہ (مسیح) پرہیز گار تھے۔ (سُورۂ مریم۔۱۳)

مسیحیت:۔ تُم میں کَون مُجھ (مسیح) پر گُناہ ثابت کرتا ہے؟ (یُوحنا۸:۴۶)
نہ مسیح نے گناہ کیا اور نہ اُس کے مُنہ سے کوئی مکر کی بات نکلی۔

(۱۔پطرس۲:۲۲)

رُوح القُدّس

اسلام :۔ جب اللہ کہے گا اے عیسیٰ ابنِ مریم! اپنے اوپر اور اپنی ماں کے اوپر میری نعمت کو یاد کر جب میں نے تُجھے پاک رُوح سے قُوّت دی۔

(سُورۂ مائدہ۔۱۱۰)

مسیحیت:۔ خُدا نے یُسوع ناصری کو رُوح القدس اور قدُرت سے کس طرح مسح کیا۔ وہ بھلائی کرتا اور اُن سب کو جو اِبلیس کے ہاتھ سے ظُلم اُٹھاتے تھے شِفا دیتا پھرا کیونکہ خُدا اُس کے ساتھ تھا۔(اعمال۱۰:۳۸)

نُور

اسلام :۔ ہم نے عیسیٰ ابنِ مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتے تھے اور اِن کو انجیل عنایت کی جِس میں ہدایت اور نُور ہے۔(سُورۃ مائدہ۔۴۶)

مسیحیت:۔ یُسوع نے پھر اُن سے مخاطب ہو کر کہا دُنیا کا نُور میں ہوں۔ جو میری پیروی کرے گا وہ اندھیرے میں نہ چلے گا بلکہ زندگی کا نُور پائے گا۔

(یوحنا۸:۱۲)

پطرس نے مسیح سے کہا ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے ہی پاس ہیں۔

(یوحنا۶:۶۸)

تیری باتوں کی تشریح نُور بخشتی ہے۔(زُبور۱۱۹:۱۳۰)

پڑھنا

اسلام :۔ اور وہ (مسیح) انہیں لکھنا (پڑھنا) اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائے گا۔ (سُورۃ آل عمران۔۴۸)

مسیحیت:۔ (مسیح نے پڑھا) خُداوند کا رُوح مُجھ پر ہے اس لئے کہ اُس نے مُجھے غریبوں کو خُوشخبری دینے کے لئے مسح کیا۔(لُوقا۴:۱۸)

معجزے

اسلام :۔ اور عیسیٰ ابنِ مریم میرے حُکم سے مادرزاد (جنم کے) اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے تھے۔اور جب میرے حُکم سے مُردوں کو (موت) سے

باہر نکال لاتے تھے۔(سُورۂ مائدہ۔۱۱۰)

مسیحیت:۔ یُسوعؔ نے بیت عنیاہ میں لعزرؔ کو چوتھے دِن زندہ کیا۔(یُوحنا۱۱:۱۔۴۴)

یُسوعؔ نے جنم کے اندھے کو بِینائی دی۔(یُوحنا۹:۱۔۷)

گاؤں میں دَس کوڑھی یسوع کو ملے اور اُن سب کو شِفا ملی۔(لوقا۱۷:۱۲۔۱۹)

اور بڑی بھیڑ مسیح کے پیچھے ہو لی کیونکہ جو معجزے وہ بیماروں پر کرتا تھا اُن کو وہ دیکھتے تھے۔(یُوحنا۶:۲)

اور یُسوع نے اور بُہت سے معجزے شاگردوں کے سامنے دکھائے جو اِس کِتاب میں لکھے نہیں گئے۔(یُوحنا۲۰:۳۰)

واضح نشانیاں

اسلام :۔ اور جب عیسیٰ واضح نِشانیاں لے کر آئے تو کہنے لگے کہ مَیں تمہارے پاس دانائی کی کِتاب لے کر آیا ہوں۔(سُورۂ زخرف۔۶۳)

اور ہم نے عیسیٰ ابنِ مریم کو واضح نشانات بخشے اور رُوح القدس سے قُوّت دی۔(سُورۂ بقرہ۔۸۷)

یہ پیغمبر جو ہم وقتاً فوقتاً بھیجتے رہے ہیں اِن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور عیسیٰ ابنِ مریم کو ہم نے کُھلی ہوئی نشانیاں عطا کیں اور رُوح القدس سے اُن کو مدد دی۔(سُورۂ بقرہ۔۲۵۳)

مسیحیت:۔ اَے اسرائیلیو! یہ باتیں سُنو کہ یُسوعؔ ناصری ایک شخص تھا جِس کا خُدا کی طرف سے ہونا تُم پر اُن معجزوں اور عجیب کاموں اور نِشانوں سے ثابِت ہُوا جو خُدا نے اُس کی معرفت تُم میں دِکھائے۔(اعمال۲:۲۲)

اُٹھایا جانا

اسلام :۔ اُس وقت خُدا نے فرمایا کہ عیسیٰ! مَیں تُمہاری دنیا میں رہنے کی مدت پوری کر کے تُم کو اپنی طرف اُٹھالوں گا اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے اُن کو کافروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔(سُورۂ آل عمران۔۵۵)

بلکہ خُدا نے اُن (عیسیٰ) کو اپنی طرف اُٹھالیا۔(سُورۂ نساء۔۱۵۸)

مسیحیت :۔ خُداوند یُسوع اُن سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اُٹھایا گیا اور خُدا کی دہنی طرف بیٹھ گیا۔(مرقس ۱۶:۱۹)

اور جب مسیح اُنہیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہُوا کہ اُن سے جُدا ہو گیا اور آسمان پر اُٹھایا گیا۔(لوقا ۲۴:۵۱)

اعلیٰ مقام

اسلام :۔ (وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے) جب فرشتوں نے (مریم سے کہا) کہ مریم خُدا تم کو اپنی طرف سے ایک فیض کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح (اور مشہور) عیسیٰ ابنِ مریم ہوگا اور جو دُنیا اور آخرت میں باآبرو اور (خُدا کے) خاصوں میں سے ہوگا۔(سُورۂ آل عمران۔۴۵)

جب فرشتوں نے کہا ''مریم! اللہ تُجھے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح، عیسیٰ ابنِ مریم ہوگا، جو دُنیا اور آخرت میں معزز اور مقربوں میں سے ہوگا۔(سُورۂ آل عمران۔۴۵)

مسیحیت :۔ ستِفنُس نے رُوح القُدس سے معمُور ہو کر آسمان کی طرف غور سے نظر کی اور خُدا کا جلال اور یُسوع کو خُدا کی دہنی طرف کھڑا دیکھ کر کہا کہ دیکھو!

مَیں آسمان کو کُھلا اور ابنِ آدم (یُسوعؔ) کو خُدا کی دہنی طرف کھڑا دیکھتا ہوں۔(اعمال ۷:۵۵۔۵۶)

اب جو باتیں ہم کہہ رہے ہیں اُن میں سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارا ایسا سردار کاہن (مسیح) ہے جو آسمان پر کبریا (خُدا) کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا۔(عبرانیوں ۸:۱)

اِسی واسطے خُدا نے بھی مسیح کو بُہت سربلند کیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔(فِلپّیوں ۲:۹)

توبہ

اسلام :۔ خُدا اُنہیں لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے بُری حرکت کر بیٹھتے ہیں۔پھر جلد توبہ کر لیتے ہیں۔پس ایسے لوگوں پر خُدا مہربانی کرتا ہے۔ (سُورۂ نساء۔۱۷)

اے ایمان والو! خُدا کے آگے سچی توبہ کرو۔(سُورۂ تحریم۔۸)

اپنے پیدا کرنے والے کے آگے توبہ کرو۔(سُورۂ بقرہ۔۵۴)

اور اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور اُس کے آگے توبہ کرو۔بے شک میرا پروردگار رحم والا اور محبت والا ہے۔(سُورۂ ہود۔۹۰)

مسیحیت :۔ پَس توبہ کرو اور رجُوع لاؤ تاکہ تُمہارے گُناہ مِٹائے جائیں اور اس طرح خُداوند کے حضور سے تازگی کے دِن آئیں۔(اعمال ۳:۱۹)

خُدا تمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے اس لئے کہ کِسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی تَوبہ تک نَوبت پہنچے۔(۲۔پطرس ۳:۹)

توبہ کرو اور اپنے تمام گُناہوں سے باز آؤ تاکہ بدکرداری تُمہاری ہلاکت کا باعث نہ ہو۔اُن تمام گُناہوں کوجن سے تُم گنہگار ہُوئے دُور کرو۔(حزقی ایل ۱۸: ۳۰)

اور میں نے اپنے تمام خدمت گذار نبیوں کوتمہارے پاس بھیجا اور اُن کو بروقت یہ کہتے ہوئے بھیجا کہ تُم ہر ایک اپنی بُری راہ سے باز آؤ اور اپنے اعمال کودُرست کرو۔(یرمیاہ ۳۵۔۱۵)

تَوبہ کرواور تُم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کے مُعافی کے لیے یُسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لےتُم رُوح القُدّس انعام میں پاؤ گے۔(اعمال ۲: ۳۸)

زِنا

اسلام :۔ اور زِنا کے بھی پاس نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور بُری راہ ہے۔
(سُورۂ بنی اسرائیل ۔۳۲)

مسیحیت:۔ تُو زِنا نہ کرنا۔(خُروج ۲۰: ۱۴)

ابلیس

اسلام :۔ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا کُھلا دُشمن ہے وہ تو تُم کو بُرائی اور بے حیائی ہی کے کام کرنے کو کہتا ہے۔(سُورۂ بقرہ ۱۶۸۔۱۶۹)

مسیحیت:۔ خُدا کے سب ہتھیار باندھ لو تاکہ تُم ابلیس کے منصوُبوں کے مُقابلہ میں قائم رہ سکو۔(اِفسیوں ۶: ۱۱)

تُم ہوشیار اور بیدار رہو۔تُمہارا مخالِف ابلیس گرجنے والے شیر ببر کی

طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کِس کو پھاڑ کھائے۔(۱۔پطرس ۵:۸)

خواہشات

اسلام :۔ جو اپنے رب کے سامنے پیش ہونے سے ڈرتا رہا اور اپنے جی کو ناجائز خواہشوں سے روکتا رہا تو اُس کا ٹھکانہ جنت ہوگا۔

(سُورۂ نازعات۔۴۰۔۴۱)

مسیحیت:۔ کیونکہ خُدا کا فضل......ہمیں تربیت دیتا ہے تاکہ بیدینی اور دنیوی خواہشوں کا انکار کر کے اِس موجودہ جہان میں پرہیزگاری اور راستبازی اور دینداری کے ساتھ زندگی گذاریں۔(طِطُس ۲:۱۱۔۱۲)

دُنیا

اسلام :۔ مگر تُم لوگ تو دُنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے۔(سُورۂ اعلیٰ۔۱۶۔۱۷)

بھائیو یہ دُنیا کی زندگی (چندروز) فائدہ اُٹھانے کی چیز ہے اور جو آخرت ہے وہی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔(سُورۂ مومن۔۳۹)

تُم لوگ دُنیا کے مال کے طالب ہو اور خُدا آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے۔(سُورۂ انفال۔۶۷)

مسیحیت:۔ نہ دُنیا سے محبت رکھو نہ اُن چیزوں سے جو دُنیا میں ہیں۔دُنیا اور اُس کی خواہش دونوں مٹتی جاتی ہیں لیکن جو خُدا کی مرضی پر چلتا ہے وہ ابد تک قائم رہے گا۔(۱۔یوحنا ۲:۱۵،۱۷)

دُنیوی کاروبار کرنے والے اَیسے ہوں کہ دُنیا ہی کے نہ ہو جائیں۔

(ا۔کرنتھیوں ۷: ۳۱)

کیا تُمہیں نہیں معلُوم کہ دُنیا سے دوستی رکھنا خُدا سے دُشمنی کرنا ہے؟ پس جوکوئی دُنیا کا دوست بننا چاہتا ہے وہ اپنے آپ کو خُدا کا دشمن بناتا ہے۔

(یعقوب۴: ۴)

سُود

اسلام :۔ اَے ایمان والو! دوگنا چوگنا سُود نہ کھاؤ اور خُدا سے ڈروتا کہ نجات حاصل کرو۔(سُورۂ آل عمران۔۱۳۰)

مسیحیت:۔ جِس نے سُود پرلین دین نہیں کیا۔میرے آئین پر چلا اور میرے احکام پرعمل کیا تا کہ راستی سے معاملہ کرے وہ صادق ہے۔خُداوند خُدا فرماتا ہے وہ یقیناً زِندہ رہے گا۔(حزِقی ایل۱۸: ۸۔۹)

عیب جوئی

اسلام :۔ اوراپنوں پرعیب نہ لگاؤ۔(سُورۂ حجرات۔۱۱)

اے ایمان والو!تُم میں سے کوئی دوسرے کی پیٹھ پیچھے بُرائی نہ کرے۔

(سُورۂ حجرات۔۱۲)

مسیحیت:۔ عَیب جوئی نہ کرو کہ تمہاری بھی عَیب جوئی نہ کی جائے کیونکہ جِس طرح تُم عَیب جوئی کرتے ہو اُسی طرح تمہاری بھی عیب جوئی کی جائے گی تُو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے اوراپنی آنکھ کے شہتیر پر غورنہیں کرتا؟(متی ۷: ۱۔۳)

حرام کاری

اسلام :۔ اور دیکھنا شیطان (کا کہا نہ ماننا وہ) تمہیں تنگدستی کا خوف دلاتا ہے اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے ۔(سُورۂ بقرہ ۔۲۶۸)
کہہ دو کہ خُدا بے حیائی کے کام کرنے کا ہرگز حُکم نہیں دیتا۔
(سُورۂ اعراف ۔۲۸)

مسیحیت:۔ اب جسم کے کام تو ظاہر ہیں یعنی حرام کاری، ناپاکی، شہوت پرستی، بُت پرستی، جادوگری، عداوتیں، جھگڑا، حَسد، غُصہ، تفرقے، جُدائیاں، بدعتیں، بُغض، نشہ بازی، ناچ رنگ اوران کی مانند۔ اِن کی بابت تُمہیں پہلے سے کہے دیتا ہُوں جیسا کہ بیشتر جتا چُکا ہوں کہ ایسے کام کرنے والے خُدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے۔(گلتیوں۵: ۱۹۔۲۱)

ریاکاری

اسلام :۔ اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے آتشِ جہنم کا وعدہ کیا ہے، جس میں ہمیشہ (جلتے) رہیں گے۔(سُورۂ توبہ ۔۶۸)

مسیحیت:۔ اسی طرح تُم ظاہر میں تو لوگوں کو راستباز دکھائی دیتے ہومگر باطِن میں ریاکاری اور بے دینی سے بھرے ہو۔(متی۲۳: ۲۸)

شراب

اسلام :۔ اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بُت اور پاسے (یہ سب) ناپاک کام اعمالِ شیطان سے ہیں، سو اِن سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ۔
(سُورۂ مائدہ ۔۹۰)

اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمہیں خُدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو (ان کاموں سے) باز رہنا چاہیئے۔(سُورۂ مائدہ۔۹۱)

مسیحیت:۔ مَے مسخرہ اور شراب ہنگامہ کرنے والی ہے اور جو کوئی اِن سے فریب کھاتا ہے دانا نہیں۔(امثال ۲۰:۱)

تُو شرابیوں میں شامل نہ ہو۔(امثال ۲۳:۲۰)

غرُور

اسلام :۔ بے شک خُدا تکبّر کرنے والے اور شیخی مارنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ (سُورۂ نساء۔۳۶)

زمین پر اکڑ کر نہ چل۔ بے شک اللہ کسی اکڑنے والے اور غرور کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔(سُورۂ لقمان۔۱۸)

مسیحیت:۔ **خُدا** مغرُوروں کا مُقابلہ کرتا ہے مگر فروتنوں کو توفِیق بخشتا ہے۔(یعقوب ۴:۶)

مَیں مغرُوروں کا غرُور نیست اور ہیبت ناک لوگوں کا گھمنڈ پَست کر دوں گا۔(یسیعاہ ۱۳:۱۱)

اس قدر غرُور سے اور باتیں نہ کرو اور بڑا بول تُمہارے مُنہ سے نہ نکلے۔ (۱۔سموئیل ۲:۳)

خاکساری

اسلام :۔ (لوگو) اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دُعائیں مانگا کرو۔ وہ حَد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔(سُورۂ اعراف۔۵۵)

مسیحیت:۔ تکبّر کے ہمراہ رُسوائی آتی ہے لیکن خاکساروں کے ساتھ حکمت ہے۔
(امثال ۱۱:۲)

ترازو

اسلام :۔ اور جب کوئی چیز ماپ کر دینے لگو تو پیمانہ پورا بھرا کرو اور جب تول کر دو تو ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔(سُورۂ بنی اسرائیل۔۳۵)
اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو۔(سُورۂ ہُود۔۸۴)

مسیحیت:۔ دغا کے ترازُو سے خُداوند کو نفرت ہے لیکن پُورا باٹ اُس کی خوشی ہے۔
(امثال ۱۱:۱)

معاف کرنا

اسلام :۔ اور ہم نے اُن کے لئے تورات میں یہ حُکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور سب زخموں کا اِسی طرح بدلہ ہے لیکن جو شخص بدلہ معاف کر دے وہ اُس کے لئے کفارہ ہوگا۔
(سُورۂ مائدہ۔۴۵)

مسیحیت:۔ تُم سُن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔لیکن مَیں تُم سے یہ کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دُوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دے۔
(متی ۵:۳۸۔۳۹)

باتیں

اسلام :۔ بے شک مومن کامیاب ہو گئے اور وہ جو بے کار اور بیہودہ باتوں سے کنارہ کرتے ہیں۔(سُورۂ مومنون۔۱،۳)

مسیحیت:۔ اور مَیں (مسیح) تُم سے کہتا ہُوں کہ جو نکّمی بات لوگ کہیں گے عدالت کے دن اُس کا حساب دیں گے کیونکہ تُو اپنی باتوں کے سبب سے راستباز ٹھہرایا جائے گا اور اپنی باتوں کے سبب سے قصوروار ٹھہرایا جائے گا۔ (متی۱۲: ۳۶۔۳۷)

کامل شخص وہ ہے جو باتوں میں خطا نہ کرے۔ وہ سارے بدن کو بھی قابو میں رکھ سکتا ہے۔(یعقوب۳: ۲)

والدین

اسلام :۔ اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حُکم دیا ہے۔(سُورۂ عنکبوت۔۸)

مسیحیت:۔ اَے فرزندو! ہر بات میں اپنے ماں باپ کے فرمانبردار رہو کیونکہ یہ خُداوند میں پسندیدہ ہے۔(کُلسیوں۳: ۲۰)

نیکی

اسلام :۔ اور نیک سلوک کرو۔ اللہ نیک سلوک کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (سُورۂ بقرہ۔۱۹۵)

مسیحیت:۔ پس جہاں تک موقع ملے سَب کے ساتھ نیکی کریں۔(گلتیوں۶: ۱۰)

انصاف

اسلام :۔ کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔

(سُورۂ اعراف ۔۲۸)

مسیحیت:۔ اِنصاف کے طالب ہو۔ (یسعیاہ ۱:۱۷)

عبادت

اسلام :۔ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اِس کے سِوا تمہارا کوئی خُدا نہیں۔

(سُورۂ ہُود ۔۸۴)

مسیحیت:۔ یُسوعؔ نے اُس سے کہا اَے شیطان دُور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تُو خُداوند اپنے خُدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر۔ (متی ۴:۱۰)

شکرگذاری

اسلام :۔ اور شکرگذاروں کو ہم جلدی ہی بدلہ دیں گے۔ (سُورۂ آلِ عمران ۔۱۴۵)

مسیحیت:۔ ہر ایک بات میں (خُدا کی) شکرگذاری کرو۔ (۱۔تھسّلنیکیوں ۵:۱۸)

پاکیزگی

اسلام :۔ اور خُدا پاک رہنے والوں ہی کو پسند کرتا ہے۔ (سُورۂ توبہ ۔۱۰۸)

بے شک کامیاب ہوا وہ جس نے اپنے نفس کو پاک کیا۔ (سُورۂ شمس ۔۹)

کامیاب ہوا وہ جس نے اپنے آپ کو پاک کیا۔ (سُورۂ اعلیٰ ۔۱۴)

مسیحیت:۔ اپنے آپ کو دھو۔ اپنے آپ کو پاک کرو۔ اپنے بُرے کاموں کو میری

آنکھوں کے سامنے سے دُور کرو۔(یسعیاہ ۱:۱۶)

پس اَے عزیزو! چونکہ ہم سے ایسے وعدے کئے گئے آؤ ہم اپنے آپ کو ہرطرح کی جسمانی اور رُوحانی آلودگی سے پاک کریں اور خُدا کے خوف کے ساتھ پاکیزگی کو کمال تک پہنچائیں۔(۲۔کرنتھیوں ۷:۱)

اپنے آپ کو پاک رکھنا۔ (۱۔تیمتھیس ۵:۲۲)

تاریکی سے نُور

اسلام :۔ ایک رسول تمہیں اللہ کی واضح کُن آیتیں سُناتا ہے تاکہ اِن لوگوں کو جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں اندھیروں سے روشنی میں نکال لے جائے۔ (سُورۂ طلاق۔۱۱)

مسیحیت:۔ کیونکہ تُم پہلے تاریکی تھے مگر اب خُداوند میں نُور ہو۔ پَس نُور کے فرزندوں کی طرح چلو اِس لئے کہ نُور کا پھل ہر طرح کی نیکی اور راستبازی اور سچائی ہے۔(اِفسیوں ۵:۸۔۹)

پرہیزگاری

اسلام :۔ نیکوکار وہ ہے جو پرہیزگار ہو۔(سُورۂ بقرہ۔۱۸۹)

اور خُدا کے نزدیک تُم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔(سُورۂ حجرات۔۱۳)

مسیحیت:۔ اِس مَوجودہ جہان میں پرہیزگاری اور راستبازی اور دِینداری کے

ساتھ زندگی گذاریں۔ (طِطُس ۲:۱۲)

کیونکہ خُداوند صادِق ہے وہ صداقت کو پسند کرتا ہے۔ راستباز اُس کا دیدار حاصل کریں گے۔(زبُور ۱۱:۷)

جوراستبازی کے کام کرتا ہے وہی اُس (خُدا) کی طرح راستباز ہے۔ (ا۔یوحنا ۳:۷)

محتاج

اسلام :۔ صدقات (یعنی زکوٰۃ و خیرات) تو مفلسوں اورمحتاجوں اور کارکنانِ صدقات کا حق ہے اور اُن لوگوں کا جِن کی تالیف قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اورقرض داروں (کے قرض ادا کرنے میں) اور خُدا کی راہ میں اور مسافروں کی مدد میں بھی مال خرچ کرنا چاہیے۔ یہ حقوق خُدا کی طرف سے مقرر کردیئے گئے ہیں۔(سُورۂ توبہ۔۶۰)

اوررشتہ داروں اورمحتاجوں اورمسافروں کواُن کاحق ادا کرو۔ (سُورۂ بنی اسرائیل۔۲۶)

مسیحیت:۔ چُونکہ مُلک میں کنگال سدا پائے جائیں گے اس لئے میں تُجھ کوحُکم کرتا ہوں کہ تُو اپنے ملک میں اپنے بھائی یعنی کنگالوں اورمحتاجوں کے لئے اپنی مُٹھی کُھلی رکھنا۔(استثنا۱۵:۱۱)

مظلوموں کی مدد کرو۔یتیموں کی فریادرسی کرو، بیواؤں کے حامی رہو۔ (یسعیاہ۱:۱۷)

لباس

اسلام :۔ اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔ سوائے اس کے جو اس میں ظاہر ہے اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال رکھیں۔(سُورۂ نور۔۳۱)

مسیحیت:۔ اِسی طرح عورتیں حیادار لباس سے شرم اور پرہیزگاری کے ساتھ اپنے آپ کو سنواریں۔ نہ کہ بال گوندھنے اور سونے اور موتیوں اور قیمتی پوشاک سے۔(۱۔تیمتھیس۲:۹)

سنجیدگی

اسلام :۔ اور خُدا کے آگے ادب سے کھڑے رہا کرو۔(سُورۂ بقرہ۔۲۳۸)

مسیحیت:۔ جب تُو خُدا کے گھر کو جاتا ہے تو سنجیدگی سے قدم رکھ۔(واعظ ۵:۱)

خُداوند کا خوف

اسلام :۔ بے شک خُدا سے ڈرنے والوں کے لئے بڑی کامیابی ہے۔(سُورۂ نبا۔۳۱)
اے ایمان والو! اگر تُم خُدا کا ڈر رکھو گے تو وہ تُمہیں ممتاز کرے گا اور تُم سے بدحالیاں دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔(سُورۂ انفال۔۲۹)

مسیحیت:۔ خُداوند کا خوف عُمر کی درازی بخشتا ہے۔لیکن شریروں کی زندگی کوتاہ کر دی جائے گی۔(امثال۱۰:۲۷)

دَولت اور عزّت وحیات خُداوند کے خَوف اور فروتنی کا اجر ہیں۔

(امثال ۲۲:۴)

درگذر

اسلام :۔ درگذر کر اور نیک کام کرنے کا حُکم دو اور نادانوں سے کنارا کر۔

(سُورۂ اعراف۔۱۹۹)

مسیحیت:۔ بدی کے عِوض بدی نہ کرو اور گالی کے بدلے گالی نہ دو بلکہ اس کے برعکس برکت چاہو۔(۱۔پطرس ۳:۹)

خبردار! کوئی کِسی سے بدی کے عِوض بدی نہ کرے بلکہ ہر وقت نیکی کرنے کے درپے رہو۔ (۱۔تھسلنیکیوں ۵:۱۵)

پڑوسی

اسلام :۔ قریبی پڑوسی، اجنبی پڑوسی، پاس بیٹھنے والے، راہ گیر اور جس پر تمہارا قبضہ ہو اُن (سب) سے نیک سلوک کرو۔(سُورۂ نساء۔۳۶)

مسیحیت:۔ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔(لُوقا ۱۰:۲۷)

نیکوکار

اسلام :۔ جو لوگ اِن میں نیکوکار اور پرہیزگار ہیں اُن کے لئے بڑا ثواب ہے۔

(سُورۂ آل عمران۔۱۷۲)

پَس تُم نیکیوں میں آگے نکلو۔(سُورۂ بقرہ۔۱۴۸)

مسیحیت:۔ نیکوکاری سیکھو۔ (یسعیاہ ۱:۱۷)

بدی سے نفرت رکھو۔ نیکی سے لپٹے رہو۔ (رومیوں ۱۲:۹)

دُعا

اسلام :۔ خُدا سے خوف کرتے ہوئے اور اُمید رکھ کر دعائیں مانگتے رہنا۔

(سُورہَ اعراف۔۵٦)

مسیحیت:۔ تب اگر میرے لوگ جو میرے نام سے کہلاتے ہیں خاکسار بن کر دُعا کریں اور میرے دیدار کے طالب ہوں اور اپنی بُری راہوں سے پھریں تو مَیں آسمان پر سے سُن کر اُن کا گناہ معاف کروں گا۔

(۲۔تواریخ ۷:۱۴)

بِلا ناغہ دُعا کرو۔ (۱۔تھِسّلنیکیوں ۵:۱۷)

آگاہ

اسلام :۔ (اور) خُدا پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے اور اچھے کام کرنے کو کہتے اور بُری باتوں سے منع کرتے اور نیکیوں پر لپکتے ہیں اور یہی لوگ نیکوکار ہیں۔ (سُورہَ آل عمران۔۱۱۴)

مسیحیت:۔ جب مَیں شریر سے کہوں کہ تُو یقیناً مرے گا اور تُو اُسے آگاہ نہ کرے اور شریر سے نہ کہے کہ وہ اپنی بُری روش سے خبردار ہو تاکہ وہ اُس سے باز آکر اپنی جان بچائے تو وہ شریر اپنی شرارت میں مرے گا لیکن میں اُس کے خون کی باز پرس تُجھ سے کروں گا۔لیکن اگر تُو نے شریر کو آگاہ کر دیا اور وہ اپنی شرارت اور اپنی بُری روش سے باز نہ آیا تو وہ اپنی بدکرداری میں مرے گا پر تُو نے اپنی جان کو بچالیا۔ (حزقی ایل ۳:۱۸۔۱۹)

جِن کی کوشش سے بہُتیرے صادق ہوگئے ستاروں کی مانند ابدُ الآباد تک روشن ہوں گے۔ (دانی ایل ۱۲: ۳)

واپس

اسلام :۔ پھرتم (سب) کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(سُورہَ انعام۔۱۶۵)

مسیحیت:۔ اورخاک خاک سے جا ملے جس طرح آگے مِلی ہُوئی تھی اور رُوح خُدا کے پاس جِس نے اُسے دیا تھا واپس جائے۔(واعظ ۱۲: ۷)

جمع

اسلام :۔ جس روز ہم پرہیزگاروں کو خُدا کے سامنے (بطور) مہمان جمع کریں گے اور گنہگاروں کو دوزخ کی طرف پیاسے ہانک لے جائیں گے۔

(سُورہَ مریم۔۸۵،۸۶)

مسیحیت:۔ خُداوند فرماتا ہے کہ مَیں نے ٹھان لیا ہے کہ قوموں کو جمع کرُوں اور مملکتوں کو اکٹھا کرُوں تاکہ اپنے غضب یعنی تمام قہرِ شدِید کو اُن پر نازِل کروں۔(صفنیاہ ۳: ۸)

کیونکہ خُداوند صادق ہے وہ صداقت کو پسند کرتا ہے۔ راستباز اُس کا دیدار حاصل کریں گے۔(زبُور ۱۱: ۷)

یقیناً صادق تیرے نام کا شُکر کریں گے اور راستباز تیرے حضور میں رہیں گے۔ (زبُور ۱۴۰: ۱۳)

حساب

اسلام :۔ آج کے دِن ہر شخص کو اُس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔آج (کسی کے حق میں) بے انصافی نہیں ہوگی ۔ بے شک خُدا جلد حساب لینے والا ہے۔(سُورہَ مومن ۔۱۷)

مسیحیت :۔ پس ہم میں سے ہر ایک خُدا کو اپنا حِساب دے گا۔(رُومیوں ۱۴:۱۲)

عمل

اسلام :۔ اور جو خُدا پر ایمان رکھتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے اُسے وہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جِن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔(سُورہَ طلاق ۔۱۱)

اِن میں سے جنہوں نے عُمدہ عمل کیا اور اللہ کا ڈر رکھا انہیں بڑا اجر ملے گا۔ (سُورہَ آل عمران ۔۱۷۲)

مسیحیت :۔ شریعت کی یہ کِتاب تیرے مُنہ سے نہ ہٹے بلکہ تُجھے دِن اور رات اِسی کا دھِیان ہو تا کہ جو کُچھ اس میں لکھا ہے اُس سب پر تُو احتیاط کر کے عمل کر سکے کیونکہ تب ہی تجھے اِقبال مندی کی راہ نصِیب ہو گی اور تُو خوب کامیاب ہو گا۔(یشُوع ۱:۸)

اِنسان صرف اِیمان ہی سے نہیں بلکہ اعمال سے راستباز ٹھہرتا ہے۔

(یعقوب۲:۲۴)

غرض جیسے بدن بغیر رُوح کے مُردہ ہے وَیسے ہی ایمان بھی بغیر اعمال

کے مُردہ ہے۔ (یعقوب۲:۲۶)

کام

اسلام :۔ اُس روز کِسی شخص پر کچھ بھی ظُلم نہیں کیا جائے گا اور تُم کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسے تُم کام کرتے تھے۔(سُورۂ یٰسین۔۵۴)

مسیحیت:۔ اور ہر ایک کے کام کے موافِق دینے کے لئے اجر میرے پاس ہے۔ (مُکاشفہ۲۲:۱۲)

بوجھ

اسلام :۔ جو شخص ہدایت اختیار کرتا ہے تو اپنے لئے اختیار کرتا ہے اور جو گُمراہ ہوتا ہے تو گُمراہی کا ضرر بھی اُسی کو ہوگا اور کوئی شخص کِسی دُوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔(سُورۂ بنی اسرائیل۔۱۵)

مسیحیت:۔ جو جان گُناہ کرتی ہے وُہی مرے گی۔ بیٹا باپ کے گُناہ کا بوجھ نہ اُٹھائے گا اور نہ باپ بیٹے کے گُناہ کا بوجھ۔صادِق کی صداقت اُسی کے لئے ہو گی اور شریر کی شرارت شریر کے لئے۔(حزِقی ایل۱۸:۲۰)

ہر قوم

اسلام :۔ جو لوگ مسلمان ہیں یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست (یعنی کوئی شخص کسی قوم ومذہب کا ہو) جو خُدا اور روزِ قیامت پر ایمان لائے گا اور عمل نیک کرے گا تو ایسے لوگوں کو اُن (کے اعمال) کا صِلہ خُدا کے ہاں ملے گا

اور (قیامت کے دِن) اُن کو نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔(سُورہٗ بقرہ۔۶۲)

اور یہ (اہلِ کتاب) جس طرح نیکی کریں گے اِس کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور خُدا پرہیز گاروں کو خوب جانتا ہے۔(سُورہٗ آل عمران۔۱۱۵)

مسیحیت:۔ خُدا کسی کا طرف دار نہیں بلکہ ہر قوم میں جو اُس سے ڈرتا اور راستبازی کرتا ہے وہ اُس کو پسند کرتا ہے۔(اعمال ۱۰:۳۴۔۳۵)

اور مَیں (مسیح) تُم سے کہتا ہوں کہ بہتیرے پُورب اور پچھّم سے آ کر ابرہامؔ اور اضحاقؔ اور یعقوبؔ کے ساتھ آسمان کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوں گے مگر بادشاہی کے بیٹے باہر اندھیرے میں ڈالے جائیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔(متّی ۸:۱۱۔۱۲)

بے شک خُدا نے غَیر قوموں کو بھی زندگی کے لئے توبہ کی توفیق دی ہے۔ (اعمال ۱۱:۱۸)

کیونکہ خُدا کے ہاں کسی کی طرف داری نہیں۔(رومیوں ۲:۱۱)

قیامت

اسلام :۔ بے شک بدکار لوگ دوزخ میں جائیں گے۔ (سُورہٗ انفطار۔۱۴)

اور جو گنہگار ہوئے وہ دوزخ کا ایندھن بنے۔ (سُورہٗ جن۔۱۵)

لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثۂ عظیم ہے۔ (سُورہٗ حج۔۱)

گنہگار ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہیں گے۔(سُورہٗ زخرف۔۷۴)

مسیحیت:۔ ابنِ آدم (مسیح) اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ سب ٹھوکر کھلانے والی چیزوں اور بدکاروں کو اُس کی بادشاہی میں سے جمع کریں گے اور اُن کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ اُس وقت راستباز اپنے باپ (خدا) کی بادشاہی میں آفتاب کی مانند چمکیں گے۔ (متی ۱۳: ۴۱۔۴۳)

دُنیا کے آخر میں ایسا ہی ہو گا۔ فرشتے نکلیں گے اور شریروں کو راستبازوں سے جُدا کریں گے اور اُن کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ (متی ۱۳: ۴۹۔۵۰)

اور مَیں جہان کو اُس کی برائی کے سبب سے اور شریروں کو اُن کی بدکرداری کی سزا دوں گا۔ (یسعیاہ ۱۳: ۱۱)

مگر بُزدلوں اور بے ایمانوں اور گھنونے لوگوں اور خونیوں اور حرام کاروں اور جادُوگروں اور بُت پرستوں اور سب جُھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہوگا۔ (مُکاشفہ ۲۱: ۸)

حدیثِ مُبارکہ

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

ہاں سُنو! اِسلام کی چکی گھوم رہی ہے تو جِس طرف قُرآن کا رُخ ہو ادھر تُم بھی گھوم جاؤ۔ سُنو! قُرآن اور اقتدار عنقریب جُدا ہو جائیں گے خبردار تم قُرآن کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ آئندہ ایسے حُکمران ہوں گے جو تُمہارے بارے میں فیصلے کریں گے اگر تُم اِن کی اطاعت کرو گے تو وہ تُمہیں گُمراہ کر ڈالیں گے اور اگر تُم اِن کی نافرمانی کرو گے تو وہ تُمہیں موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ (راوی) نے پوچھا تب اے اللہ کے رسول ﷺ ہم کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہی کرو جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کیا وہ لوگ آروں سے چیرے گئے، سولیوں پر لٹکائے گئے مگر حق بات کو نہ چھوڑا۔ اللہ کی نافرمانی میں زندگی گذارنے سے بہتر یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی پیروی اختیار کرتے ہوئے جان دے دے۔

فرمانِ مسیح

یُسوعؑ نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی کا اِنکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہولے۔ کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانا چاہے اُسے کھوئے گا اور جو کوئی میری خاطر اپنی جان کھوئے گا اُسے پائے گا۔ اور اگر آدمی ساری دُنیا حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ یا آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے گا؟

مسیح نے کہا! جان دینے تک بھی وفادار رہ تو مَیں تُجھے زندگی کا تاج دوں گا۔ (مُکاشفہ ۲:۱۰)